ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.7.No.4 2024

قرآن وحدیث میں "الفتنہ" کا اطلاق

APPLICATION OF "AL-FITNA" IN QURAN AND HADITH

Dr Masood Ahmad
Assistents Profess
Department of arabic literature
Minhaj University Lahore
masoodmujahid@gmail.com
Sobia Sarfraz
M.phil islamic studies
Minhaj university, Lahore
sobiasarfraz3@gmail.com

Abstract:

The term "fitnah" appears in the Quran and Hadith with various meanings, and its application varies depending on the context. In Arabic, "fitnah" encompasses meanings such as trial, test, corruption, misguidance, and calamity. In the Quran and Hadith, "fitnah" often refers to a test or trial, where Allah tests humans to evaluate their faith. In some instances, "fitnah" signifies misguidance and the spread of evil, such as the attempts of disbelievers and hypocrites to lead Muslims astray. "Fitnah" can also denote efforts to divert individuals from their faith and to associate partners with Allah, which is considered more dangerous for human life than murder, as it can lead to eternal loss.The term is also used to indicate corruption and social discord. Individuals or events that disrupt societal peace are labeled as "fitnah" in the Quran and Hadith. Those who create discord or incite social upheaval are condemned, and their actions are referred to as "fitnah."In some verses, "fitnah" is used to denote punishment or retribution, highlighting the consequences of the wrongdoings of the oppressors. Sometimes, "fitnah" is employed to reflect the weakness of faith in an individual or community. Allah has tested people in various situations to see the extent of their faith.Overall, the term "fitnah" in the Quran and Hadith encompasses a wide range of meanings, relating to examination, social disruption, testing of faith, and punishment. Therefore, its interpretation changes with context, and restricting it to a specific meaning would deviate from the core teachings of the Quran and Sunnah.

Keywords: Al-Fitna,Quran,Hadith,Punishment,InterpretationWrongdoings,Dangerous,Muslims, Retribution, Murder, Misguidance

قرآن وحدیث میں لفظ "الفتنہ" مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے، اور اس کا اطلاق مختلف سیاق وسباق میں کیا گیا ہے۔ عربی میں "فتنہ" کا لفظ آزمائش، امتحان، فساد، گمراہی، اور مصیبت کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن وحدیث میں بھی اس کے مختلف معنی ہیں جو کہ حالات اور موضوع کے مطابق بدل جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں "الفتنہ" کا لفظ اکثر آزمائش یا امتحان کے معنی میں استعمال ہوا ہے، جہاں اللہ تعالیٰ انسانوں کو آزما کر ان کے ایمان کو پرکھتا ہے۔ "الفتنہ" قرآن میں بعض جگہ گمراہی اور برائی کے پھیلاؤ کے معنی میں بھی آیا ہے، جیسے کہ کفار اور منافقین کی طرف سے مسلمانوں کو بھٹکانے کی کوشش کرنا۔ "فتنہ" سے مراد دین سے بھٹکانے کی کوششیں اور شرک ہے، جو کہ انسانی زندگی کے لیے قتل سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ یہ انسان کو ابدی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ "الفتنہ" فساد اور معاشرتی فتنہ انگیزی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ایسے افراد یا واقعات جو معاشرتی سکون کو بگاڑنے کا باعث بنیں، ان کو بھی قرآن اور حدیث میں "فتنہ" کہا گیا ہے۔ فساد پیدا کرنے یا معاشرتی انتشار کو ہوا دینے والوں کی مذمت کی گئی ہے اور ان کے عمل کو "فتنہ" قرار دیا گیا ہے۔ بعض آیات میں "الفتنہ" عذاب یا سزا کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے اعمال کے نتیجے میں ان پر عذاب کا ذکر کیا۔ بعض اوقات فتنہ ایمان کے اعتبار سے کسی شخص یا قوم کے ایمان کی کمزوری کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مختلف حالات میں پرکھا کہ ان کا ایمان کس حد تک مضبوط ہے۔ قرآن وحدیث میں "الفتنہ" کا لفظ جامع معنی رکھتا ہے، جو کہ انسان کے مختلف حالات میں امتحان، معاشرتی بگاڑ، ایمان کی آزمائش، اور عذاب کے سیاق میں استعمال ہوا ہے۔ اس لیے "الفتنہ" کا مفہوم سیاق وسباق کے مطابق بدلتا ہے، اور اس کو ایک مخصوص معنی میں محدود کرنا قرآن وسنت کی اصل تعلیمات سے ہٹ کر ہوگا۔

الفتنہ کے لغوی واصطلاحی مفہوم

قرآن کے پہلے مخاطب عرب لوگ تھے۔ ان کی زبان اور اسلوب میں اس حکمت اور مصلحت کو سامنے رکھا گیا، جو عربوں کے مزاج اور طبیعت سے مطابقت رکھتی تھی۔ عربی زبان ولغت کے ماہرین کی قابلیت ایک جیسی نہ تھی بعض صرف ونحو کی ایسی باریکیوں سے آشنا تھے جس سے دوسرے ناآشنا تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ قرآن سارے جہاں کے لوگوں کی ہدایت واصلاح کے لیے نازل ہوا۔ اس میں عرب وعجمی شہری ودیہاتی میں کوئی تمیز نہیں کی گئی۔ آج دین کے لیے کوئی ایسی مصیبت نہیں جس کا نمونہ پہلے پیش نہ آچکا ہو۔ قرآن مجید میں بعض مقامات پر اللہ تعالیٰ نے انسان کی اخلاق

اور روحانی اصلاح کے لیے اس کی بعض کمزوریوں کی نشاندہی کی ہے مثلاً جب اس پر مصیبت آتی ہے تو خدا کو پکارنے لگتا ہے، لیکن جب وہ مصیبت دور ہو جاتی ہے، تو پھر خدا کو بھلا دیتا ہے۔اسی طرح انسان جلد باز ہے اور ناشکرا ہے اور تنگ دل بھی ہے۔

انسان کی ان تمام اخلاقی ور وحانی برائیوں کو قرآن نے "الفتنہ" کا نام دیا ہے۔اسی طرح تمام نعمتوں یعنی اولاد، مال، خوشی، صحت وغیرہ کو بھی فتنہ کہا گیا ہے۔

الفتنہ کامادہ:

لفظ "الفتنہ" کامادہ فتن ہے۔ فَتَنَ کے معنی آگ میں سونے کو گلانے کے ہیں۔

الفتنہ کے لغوی معنی:

مختلف فتنوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اللہ نے انسان کی مذمت کی۔ مفسرین وفقہااور عربی زبان ولغت کے ماہرین نے لفظ "الفتنہ" کے لغوی واصطلاحی مفاہیم یہ بیان کیے ہیں۔

صاحب لسان العرب ابنِ منظور نے فتنہ کے معنی کی تلخیص بیان کرتے ہوئے لکھا:

"امتحان فتنہ ہے اور آزمائش بھی فتنہ ہے اور مال بھی فتنہ ہے، کفر اور لوگوں کا آراء میں اختلاف بھی فتنہ ہے، اور آگ میں جلانا بھی فتنہ ہے "(۱)

وحید الزمان لکھتے ہیں کہ:

"""الفتنہ "ہنگامہ، رسوائی، پریشانی، گھبراہٹ، فرقہ وارانہ فساد اور گمراہی کا نام ہے "(۲)

سجّاد میرٹھی بیان اللسان میں لغوی اعتبار سے لکھتے ہیں کہ:

"لفظ الفتنہ کا معنی ناشکری، امتحان، گناہ، گمراہ کرنا اور گردیدہ نہ ہونے کے معنی میں بیان کیا ہے "(۳)

خلیل البحر نے "الفتنہ" کا لغوی معنی "الابتلاء والاختیار" مرادلیا ہے "(۴)

نور الحسن نور اللغات میں رقمطراز ہیں کہ:

"""فِتنت "گمراہی، چالاکی، شرارت، بغاوت، اور ایک قسم کے عطر کا نام ہے "(۵)

اسحاق جلالپوری بیان کرتے ہیں کہ:

"فتنہ کا معنی جھگڑا، آزمائش، نہایت شریر ہے "(۶)

زین العابدین فتنہ کے لغوی معانی کے بارے لکھتے ہیں کہ:

"دراصل یہ باب ضَرَبَ سے مصدر ہے اور اس کے حقیقی معنیٰ ہیں سونے کو آگ پر تپانا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کھرا ہے یا کھوٹا "(۷)

قاسمی کیرانوی نے فتنہ کا معنی "آزمائش، فریفتگی، جنگ، بے اطمنانی و پریشان خیالی بیان کیا ہے "(۸)

فرہنگ آصفیہ میں سید احمد دہلوی نے لکھا ہے کہ:

"فتنہ کا معنی آشوب، ہڑبونگ، آفت، سرکشی، فتور، عاشق، مفتون، بدصفت، قیامت، دلبر طرّار لکھا ہے "(۹)

صاحب قاموس القرآن حسین بن محمد بیان کرتے ہیں کہ:

"فتنہ کا لغوی معنی الشرک، الکفر، الاعذاب، الابتلاء، الاحراق بالنار، القتل، الضلال، المعذرة، الجنون ہے "(۱۰)

محمد رواس قلعہ جی ،اللغۃ الفقہاء میں الفتنہ کا معنی یوں لکھتے ہیں:

الفتنة بكسر فسكون ، فَتَن-فِتَنُ؛ الاختبار والامتحان، و منه (وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً)

- الوقوع فى المكروه ،و منة(أَلاَ فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُو)
- الكفر،ومنه (وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ)
- انشغال الكفر ، ومنه : على الجميلة ان تسترو جهها خوف الفتنة و مفاتن المراة بازاء-(۱۱)

الفتنہ کا اصطلاحی مفہوم:

فتنہ کا معنی اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے۔اصطلاحی اعتبار سے علماء ومفسرین لفظ "فتنہ "کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں۔

ابنِ حجرؒ عسقلانی فتح الباری میں رقمطراز ہیں:

والفتن جمع فتنۃ، قال الراغب اصل الفتن ادخال الذاھب فی النار لتظہر جودتہٗ من رداءدتہٗ،و یستعمل فِی ادخال الانسان النار ویطلق علی العذاب ، و علی ما یحصل عندالعذاب، وعلی الاختبار۔(۱۲)

"الفتنۃ امتحان اور اختبار کو کہتے ہیں،اس کا کثرت سے استعمال ناپسندیدہ آزمائش میں نکلنے میں ہوتا ہے، پھر اس کا استعمال گناہ، کفر اور قتال ولڑائی، جلانے اور زائل اور کسی چیز سے ہٹانے پر ہونے لگا"

اصفہانی مفردات اُلفاظ القرآن میں لکھتے ہیں:

"دراصل فتن کے معنی سونے کو آگ میں گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا کھوٹا ہونا معلوم ہو جائے"(۱۳)

امام مناویؒ التوقیف علی مھمات التعریفات میں فرماتے ہیں:

"الفتنة: البلية، وهي معاملة تظهر الأمور الباطنة (۱۴)

"فتنہ سے مراد وہ معاملہ ہے جو انسان کے باطنی امور کو ظاہر کردے"

مطہری بیان کرتے ہیں:

کلمہ (فتنہ) ہمان مفہوم امتحان و آزمائش را دارد۔البتہ از این جہت (فتنہ) گفتہ می شودکہ چیزی است کہ انسان را بہ خود مشغول می کند و امتحان بودنش بہ ہمین است۔(۱۵)

"کلمہ فتنہ وہی امتحان اور آزمائش کا معنی رکھتا ہے اگرچہ اس کو فتنہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے آپ میں مشغول کرتی ہے۔اور اس کا معنی امتحان ہے"

الازہری لکھتے ہیں کہ:

"کلامِ عرب میں فتنہ کے جمیع معنی: ابتلاء، امتحان، کے ہیں، اور اس کا اصل یہ ہے جیسا کہ آپ کہیں فتنت الفضۃ والذھب، یعنی میں نے سونے اور چاندی کو آگ میں پگھلایا تاکہ ردّی اور اچھے کی تمیز ہو سکے"(۱۶)

قاموس القرآن میں زین العابدین رقمطراز ہیں کہ:

"قرآن مجید کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ فتنہ کا اسناد جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے امتحان وآزمائش کے معنی مراد ہیں اور جب اس کا اسناد انسان کی طرف ہو تو ظلم وزیادتی کرنا، وطن سے ظلم کرکے نکال دینا۔قبول حق سے لوگوں کو باز رکھنے کی کوشش کرنا گمراہ کرنا خانہ جنگی اور ناحق خونریزی کرنا کفر واہل کفر کا غلبہ ہونا مراد ہے"(۱۷)

ابنِ فارس کا معجم مقاییس اللغۃ میں بیان ہے کہ:

"فاء، تاء اور نون اصل صحیح ہیں جو کہ ابتلاء اور امتحان پر دلالت کرتے ہیں"(۱۸)

جرجانی التعریفات میں لکھتے ہیں:

" ھو ما یتبین بہ حال الانسان من الخیر والشرّ۔(۱۹)

"فتنہ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے انسان کا حال خیر وشر سے واضح ہو جائے"

شفیع لکھتے ہیں کہ:

"فتنہ کے معنی امتحان کے بھی آتے ہیں اور عذاب کے بھی اور ایسی چیزوں کو بھی فتنہ کہا جاتا ہے جو عذاب کا سبب بنیں"(۲۰)

لفظ "الفتنۃ" قرآن کی روشنی میں:

قرآن مجید میں فتنے کا لفظ کئی معنی میں آیا ہے کہیں آزمائش، کہیں سزا کے معنی میں اور کہیں کفر کے معنی میں اور فساد کے معنی میں، گویا کہ لفظ فتنہ کا استعمال اور اس کے معانی کو پہچاننا بھی بہت بڑا امتحان ہے۔

فتنہ انسان کے لیے ایک ممتحن کی مانند ہوتا ہے جس میں انسان حقائق کو جانچنے کے لیے مختلف چیزوں کی معرفت حاصل کرتا ہے، جب انسان کو کوئی آزمائش پیش آتی ہے تو جو بہترین عالم ہوتا ہے وہ قرآن وسنت کے نور سے فتنہ کا حل تلاش کرتا ہے اور فتنہ کے آنے کہ وجوہات سے آشنا ہوتا ہے جو جاہل ہوتا ہے وہ ان راستوں سے بے خبر ہوتا ہے وہ فتنوں سے دوچار ہوتا رہتا ہے اور حل تلاش کرتا رہتا ہے۔

فتنہ کا عام معنی امتحان اور جانچ پڑتال کے ہیں۔ قرآنی آیات میں فتنہ کا اطلاق کن معنی میں ہوا ذیل میں بیان کیے جا رہے ہیں۔

فتنہ عذاب کے معنی میں

برے کاموں کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عذاب میں مبتلا کیا اللہ نے اس کو فتنہ کا نام دیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً(۲۱)

ترجمہ: "اور اس فتنہ سے ڈرو جو خاص طور پر صرف ان لوگوں ہی کو نہیں پہنچے گا جو تم میں سے ظالم ہیں"

حدیثِ مبارکہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ (۲۲)

ترجمہ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم معروف (بھلائی) کا حکم دو اور منکر (برائی) سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے“

ابتلاء اور اختبار کے معنی میں استعمال:

ابتلاء: آزمائش اور امتحان_ ابتلاء اصل میں "بلاء" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں مشکل اور دشوار کام کا بنانا_ ابتلاء خیر میں بھی ہوتی ہے اور شر میں بھی تاہم اس کا استعمال پسندیدہ امور میں ہوتا ہے۔ اختبار: امتحان، آزمائش، پرکھ، جانچ کے معنی میں ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

احَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (۲۳)

ترجمہ: "کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ (صرف) ان کے (اتنا) کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی"

یعنی لوگوں کو صرف ایمان لانے کی وجہ سے جنت میں داخل نہ کیا جائے گا بلکہ ان کی آزمائش بھی ضرور ہوگی، کہ کس حد تک وہ ایمان میں پختہ ہیں۔ تکلیف، اور مصیبت میں ڈال کر ان کا امتحان ہوگا۔

شرک وکفر کے معنی میں اطلاق:

شرک خدا کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ہے کرنا ہے جبکہ کفر یہ ہے کہ جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننے تمام انبیاء کرام نے اپنی تبلیغ کا کام توحید سے شروع کیا اور کفر وشرک کی وجہ سے جو فساد برپا ہوتا ہے اس کا خاتمہ ہو سکے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہاد کا بھی حکم دیا۔

فرمانِ الٰہی ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّهِ(۲۴)

ترجمہ: "اور ان سے جنگ کرتے رہو حتٰی کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے"

کیونکہ شرک گناہوں میں سب سے بڑا ہے، جس کی معافی نہیں، باقی ہر گناہ جس کے لیے اللہ چاہے گا معاف کر دے گا، لیکن شرک ایک کبیرہ گناہ ہے جس کی سزا ضرور ملے گی۔

فساد کے معنی میں:

مشرکین کو یہ بات گوارا نہیں کہ اسلام کی سربلندی ہو اس لئے وہ اسلام کے راستے میں رکاوٹیں حائل کرتے ہیں اور ہر وقت اس ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی ایسی بات ملے جس سے مسلمانوں کو ان کے دین سے ہٹا سکے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکین اس فتنہ پردازی سے آگاہ کیا ہے۔

قرآن میں ارشادِ باری ہے:

لَقَدِ ابْتَغَوُاْ الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُواْ لَكَ الْأُمُورَ(۲۵)

ترجمہ: "درحقیقت وہ پہلے بھی فتنہ پردازی میں کوشاں رہے ہیں اور آپ کے کام الٹ پلٹ کرنے کی تدبیریں کرتے رہے ہیں"

منافقین ہمیشہ اللہ کے خلاف فتنہ وفسد ڈھونڈتے ہیں۔ مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے سازشیں کرتے ہیں اور شکوک وشبہات کو ہوا دیتے ہیں۔

معاصی اور نفاق میں وقوع کا ہونا:

یہ فطری امر ہے کہ انسان جب ایک گناہ پر اپنی عادت بنالیتا ہے تو اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا وہ اسے حق اور درست سمجھنے لگ جاتا ہے۔ انسان جب ایک کام کو مسلسل کرتا رہتا ہے تو اس سے مرض ہو جاتا ہے یہ اس کی عادت بن جاتی ہے اور روح انسانی کا جزو بن جاتی ہے۔ اور اسے اپنی ذمہ داری سمجھنے لگتے ہیں جب معاملہ انتہا کو پہنچ جائے تو وہ حس تشخیص کھو بیٹھتے ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے پردہ آجاتا ہے یہ لوگ اپنی آنکھوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے عبرت حاصل نہیں کرتے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کہ جوان کے یار و مددگار ہیں وہ انہیں ہر عذاب سے بچالیں گے۔

فرمانِ الٰہی ہے کہ:

وَلَكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ(۲۶)

ترجمہ: "لیکن تم نے اپنے آپ کو (منافقت کے) فتنہ میں مبتلا کر دیا تھا اور تم (ہمارے لئے برائی اور نقصان کے) منتظر رہتے تھے اور تم (نبوّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دینِ اسلام میں) شک کرتے تھے اور باطل امیدوں نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا"

الضلال کے معنی میں:

ہدایت صرف اس انسان کو ملتی ہے جو ہدایت کا طالب ہو جو شخص غفلت میں رہتا ہے اس پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی اس پر دنیاوی مشقت کو حاوی کر دیا جاتا ہے لہذا انسان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ سے ہدایت کا طلبگار ہے کیونکہ اس کے حکم کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

وَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ فِتْنَتَهُۥ (۲۷)

ترجمہ: "یہاں قرآنِ پاک میں فتنہ سے مراد گمراہی لیا گیا ہے۔"

اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں کی لاکھ برائیوں کے باوجود اسے نوازتا ہے، جس کو چاہتا ہے علم کی دولت عطا فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہے جہالت کی گمراہی میں دھکیل دیتا ہے۔ جس کے لیے چاہے ہدایت کا راستہ واضح فرمادے اور جسے چاہے رسوا کر دے اس کے قبضہ قدرت میں زمین وآسماں کی ہر چیز موجود ہے۔

حق و باطل سے اشتباہ کے معنی میں :

تاریخ کے ایک خاص موڑ پر اسلام کو ایک ایسے گروہ کا سامنا کرنا پڑا جو ایمان لانے کے بعد جذبہ وخلوص سے عاری تھا یہ گروہ کفار ومشرکین کا تھا جو ہر وقت مسلمانوں میں فتنہ وفساد پھیلاتا رہتا تھا ان سے تعلق رکھنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ دلی عداوت کو کبھی بھی ختم نہیں کریں گے ہاں موقع پائیں گے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں گے

ارشادِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلاَّ تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ(۲۸)

ترجمہ: "اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں، (اے مسلمانو!) اگر تم (ایک دوسرے کے ساتھ) ایسا (تعاون اور مدد و نصرت) نہیں کروگے تو زمین میں (غلبہ کفر وباطل کا) فتنہ اور بڑا فساد بپا ہو جائے گا"

کیونکہ کفار مسلمانوں کو درد پہنچانے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں ان کی ظاہری دوستی بہت بڑا فساد برپا کر دے گی، جس سے حق و باطل میں تمیز کرنا مشکل ہو جائے گا لہٰذا کفار سے تعلق رکھنے سے منع کیا گیا، اور مسلمانوں کو آپس میں ہمدرد اور تعاون کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس بات کی تنبیہ کی ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو کفار ان کو لقمہ اجل بنا لیں گے، اور وہ ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔

آگ میں جلائے جانے کے معنی میں :

فتنہ کا استعمال آگ میں جلانے کے معنی میں بھی ہوا۔ یہ واضح حقیقت ہے کہ ادہان لبی کو سب سے زیادہ نقصان منافقین سے پہنچا ہے۔ اسی گروہ نے اسلام کے آغاز سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا سلسلہ جاری رکھا اور مومنین کو طرح طرح کی اذیتیں دیتے رہے۔ ان کے متعلق قرآن مجید کا واضح فیصلہ ہے

جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ باری ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ (۲۹)

ترجمہ: "بیشک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دی پھر توبہ (بھی) نہ کی توان کے لئے عذابِ جہنم ہے اور ان کے لئے (بالخصوص) آگ میں جلنے کا عذاب ہے"

اللہ کے پاس مومنین کے لئے بہت بڑا اجر ہے مومنین کو ذرا سی تکلیف پر اس کے گناہ مٹا کر نیکی لکھی جاتی ہے یہ سرکش ان مومنین کو تنگ کرے توان کے لیے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے

جنون کے معنی میں:

فرمانِ الٰہی ہے:

بِأَييِّكُمُ ٱلمَفتُونُ(۳۰)

تو یہاں پر فتنہ جنوں کے معنی میں آیا۔

"الفتنۃ" کا اطلاق احادیث میں:

حدیث میں بیان کردہ فتنے کا مفہوم زیادہ تر باہمی فساد، خانہ جنگی اور باہمی کشمکش کی ایسی صورتِ حال پر بولا گیا ہے جب کچھ واضح نہ ہو پائے اور اخلاقیات کی سطح اس قدر گر جائے کہ معاملات سدھرنے کی بجائے الجھتے چلے جائیں۔ ہمارے رہبر حضور اکرم a نے قیامت تک پیش آنے والے حالات و واقعات کی اطلاع امت کو دے اسی انہیں خطرات و اندیشوں سے باخبر کر دیا۔ اسی طرح قیامت کے نزدیک امتِ مسلمہ کو جن طریقوں سے گمراہ کیا جائے گا اور جو فتنے وقوع پزیر ہوں گے ان سے آگاہ کر کے امتِ کو ان سے بچنے کی ہدایت کی۔ احادیثِ مبارکہ میں کن فتنوں کا ذکر ملتا ہے اور فتنہ سے کیا مراد لیا گیا ہے۔ زیرِ نظر تحریر میں اسی کے متعلق بات کی جائے گی۔

امجدی لکھتے ہیں کہ:

"فتن یہ فتنہ کی جمع ہے اس کے اصل معنی آزمائش کے ہیں جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے کہ حضرت موسیٰ e نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا (ان ھیی الافتنتک) یہ تیری ہی آزمائش ہے"(۳۱)

فتنوں کی شدّت:

قیامت کی نشانیوں میں ہے کہ قربِ قیامت فتنے بارش کی طرح برسیں گے ایسی صورتِ حال میں ان کا مقابلہ کرنے کی بجائے کہیں پناہ لے لیں جہاں فتنوں کی لپٹ سے بچ سکیں۔ کیوں کہ یہ دور اتنا سخت ہوگا کہ انسان ظاہر و باطن ہر طرح کے گناہوں میں جکڑا ہوا ہوگا۔ فیشن کا رنگ دے کر برائی کو پیش کریں گے جس سے کوئی بھی بچ نہ سکے گا۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ (۳۲)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.7.No.4 2024

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو دور سے ان کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ ان کو بھی سمیٹ لیں گے۔ اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں چلا جائے۔''

حدیث بالا سے ثابت ہے کہ قرب قیامت بہت زیادہ بلائیں اور آفتیں آئیں گی کہ ان سے بہت کم لوگ بچ سکیں گے لہذا خود کو محفوظ رکھنے کے لیے خود کو ایسی جگہ میں پوشیدہ کر لے جہاں ان فتنوں کی ہوا نہ پہنچ سکے۔

عورت کا فتنہ:

یہ فطری عمل ہے کہ انسان ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہیں انسان کو چاہیے کہ وہ اعتدال کا دامن پکڑے۔ اپنے حقوق و فرائض کو فراموش نہ کریں اور نہ ہی سرکشی اور معصیت ایسے کاموں میں جا پڑے۔ اللہ نے ہر انسان کو فطرت صحیح پر پیدا فرمایا اور پھر اختیار دیا کہ وہ شعر جو خیر جسے چاہے اپنا لے اگر ایسے دو پہلو رکھتی ہے اگر وہ فطرت صحیح پر چلتی ہے تو اپنے خاندان قریبی تمام لوگوں کو سیدھے راستے پر لے جاتی ہے اگر وہ سرکشی پر اتر آئے تو معاشرے کے لئے فتنہ بن جاتی ہے اور عورت حدیث میں ہے۔

أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً، فَقَالَ:سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ ؟ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ (۳۳)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا: ''سبحان اللہ! آج کی رات کتنے فتنے اور کتنے خزانے نازل ہوئے! حجرہ والیوں (امہات المؤمنین) کو کوئی جگانے والا ہے؟ سنو! دنیا میں کپڑا پہننے والی بہت سی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی"

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ (۳۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے"

موجودہ دور میں عورت کا یہ فتنہ سرعام ہے کہ وہ لباس کے باوجود برہنہ نظر آتی ہیں۔ عورتوں کے اس فتنہ کی وجہ سے مرد بھی برائی کی لپیٹ میں آ گئے ہیں عورت کے اس فتنہ کی وجہ سے معاشرہ تباہ ہو رہا ہے۔ عورت کی محبت میں مرد برائی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور ان کی بے جا خواہشات کی تکمیل کرنے کے لیے حرام رستے پر چلتا ہے۔

فتنہ قبر:

دنیا ایک آزمائش گاہ ہے انسان کے اعمال کی جزا سزا موت کے بعد دی جائے گی موت کے بعد پہلی منزل قبر ہے قبر میں داخل ہوتے ہی انسان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا عذاب قبر برحق ہے اس کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہے جس کے اعمال برے ہوں گے اس کو اس کے اعمال کے مطابق سزا ملے گی عذاب قبر کے بارے میں بہت سی احادیث میں انسان کو آگاہ کیا گیا ہے۔

دَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ (۳۵)

"عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبرستان پر ٹھہرتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی، ان سے کسی نے کہا کہ جب آپ کے سامنے جنت و جہنم کا ذکر کیا جاتا ہے تو نہیں روتے ہیں اور قبر کو دیکھ کر اس قدر رو رہے ہیں؟ تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''آخرت کے منازل میں سے قبر پہلی منزل ہے، سو اگر کسی نے قبر کے عذاب سے نجات پائی تو اس کے بعد کے مراحل آسان ہوں گے اور اگر جسے عذاب قبر سے نجات نہ مل سکی تو اس کے بعد کے منازل سخت تر ہوں گے''، رضی اللہ عنہ نے مزید کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گھبراہٹ اور سختی کے اعتبار سے قبر کی طرح کسی اور منظر کو نہیں دیکھا عثمان''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ (۳۶)

"حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا"

احادیث میں قبر کو فتنہ قرار دیا کیونکہ انسان کی موت کے بعد پہلی آزمائش قبر ہے اگر یہ امتحان پاس ہو گیا تو ہی آگے جا سکیں گے۔ دوسری حدیث میں انسان کا دوسرے کی قبر میں جانے کی خواہش کرے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان دنیا کی تکلیف و مصائب سے گھبرا کر موت کی تمنا کرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا اور دنیا کی الجھنوں سے بچ جاتا۔

قلبِ انسانی پر فتنوں کی یلغار:

انسان مادہ پرست ہے کاش اتنی لامحدود ہیں کہ ان کے حصول کے لیے ہر وقت فکر مند رہتے ہیں جب انسان نفسیات کی پیروی کرنے لگ جاتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ شہر میں جاپڑتا ہے۔ انسانی نفس کی برائی پر مائل کرتا ہے لہذا انسان کو چاہیے کہ وہ دل میں آنے والی ہر خواہش کو پورا کرنے نہ لگ جائے بلکہ سال کا دامن ہم تے ہوئے خیر کی پیروی کرے اور بے جا خواہشات کو اپنے دل میں جگہ نہ دے کیونکہ قلم پر اترنے والی خواہشات انسان کے لئے بہت بڑا فتنہ ہے جس کی طرف احادیث میں اشارہ ملتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ (۳۷)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں بزدلی، بخل، بری عمر (پیرانہ سالی)، سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے"

عَنْ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ: الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ ، قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي: الرَّجُلَ يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ، لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهَا (۳۸)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بزدلی، بخیلی، ارذل عمر (انتہائی بڑھاپا)، قبر کے عذاب اور دل کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔ وکیع نے کہا: دل کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی برے اعتقاد پر مر جائے، اور اللہ تعالی سے اس کے بارے میں توبہ و استغفار نہ کرے"

فتنوں سے مراد مصیبت و بلاء اور وہ چیزیں ہیں جو انسان کے ذہن و فکر اور روح، جسم اور قلب کو تعجب و تکلیف اور دکھ و نقصان میں مبتلا کر لیتے ہیں۔ دل کے فتنوں سے یہاں یہ مراد بھی لی جا سکتی ہے کہ دل میں اللہ کی محبت کے علاوہ دوسرے انسانوں کی محبت جا گزیں ہو جائے کہ وہ اللہ کی یاد سے غافل ہو جائے۔ اسی طرح دل کا برائی کی طرف اس طرح مائل ہو جانا کہ کسی نیکی و بھلائی کا اس پر اثر نہ ہو اور انسان گناہوں کہ دلدل میں پھنستا ہی جائے یہ ہی قلب کے فتنے ہی جس کی طرف حدیث میں اشارہ ملتا ہے۔

احادیث گھڑنے والے کذّاب کا فتنہ:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد بہت سے فتنے برپا ہوئے لکھنا نبوت کا جھوٹا دعوی تھا۔ صحابہ کرام نے کر دیا بعض لوگوں نے نبی سے منسوب کر کے جھوٹی احادیث گھڑی لیکن صحابہ تبع تابعین نے احادیث کی چھان بین کر کے صحیح کو الگ کر لیا۔ کے قریب احادیث گھڑنے والے کذاب اٹھیں گے اور ایسی احادیث گھڑی گے جو پہلے کبھی کسی نے نہ سنی ہو گی اسی فتنہ کے بارے میں نبی پاک نے باخبر کیا۔ احادیث میں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ (۳۹)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے آباء نے، تم اس قماش کے لوگوں سے دور رہنا۔''

قیامت کے قریب پتھروں کی بارش ہو گی بہت کم لوگ ہوں گے جو ان فتنوں کی لپیٹ سے بچ سکیں گے رونما ہونے والے فتنوں میں ایک فتنہ احادیث گھڑنے والے کذاب کا فتنہ ہے لہذا احادیث میں ایسے لوگوں سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اولاد کا فتنہ:

مال واولاد اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتیں ہیں لیکن اللہ انہیں نعمتوں کے ذریعہ سے اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے کہ کہیں یہ بندے ان نعمتوں میں مگن ہو کر اپنے رب کو بھول تو نہیں جاتے ہیں اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی تو نہیں کرتے حدیث مبارکہ میں ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ يَحْفَظُ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ، قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ، يَقُولُ:"فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ، وَمَالِهِ، وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصِّيَامُ، وَالصَّدَقَةُ"، قَالَ: لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ، إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ، قَالَ: وَإِنَّ دُونَ ذَلِكَ بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ، قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ (۴۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسی کو یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "انسان کے لیے اس کے بال بچے، اس کا مال اور اس کے پڑوسی فتنہ (آزمائش وامتحان) ہیں جس کا کفارہ نماز روزہ اور صدقہ بن جاتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا میری مراد تو اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح امنڈ آئے گا۔ اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ (یعنی آپ کے دور میں وہ فتنہ شروع نہیں ہو گا) عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھل جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ توڑ دیا جائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو قیامت تک کبھی بند نہ ہو پائے گا۔ ہم نے مسروق سے کہا آپ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھئے کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے، چنانچہ مسروق نے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! بالکل اس طرح (انہیں علم تھا) جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے۔"

اس سے مراد وہ فتنہ یا امتحان ہے جس میں مومنوں کی ان کی اولاد، مال، اور خوشحالی کے ذریعے سے آزمائش کی جاتی ہے اور لوگ اس میں پورا نہیں اترتے، یا دین پر عمل کرنے میں ان کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہی ان کے لیے فتنہ ہے جس کی وجہ سے وہ آخرت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

مال کا فتن:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا (۴۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جائیداد کو مت بناؤ کہ اس کی وجہ سے تمہیں دنیا کی رغبت ہو جائے گی''۔

فتنہ مسلمانوں کا باہمی خلفشار:

عالم اسلام ہمیں نااتفاقی اور خلفشار کی وجہ سے دنیا بھر میں مسائل ومشکلات کا شکار ہے۔ آج عالم اسلام کے نااتفاقی کے سبب عراق، مصر، شام اور لیبیا میں کتنے مسلمان موت کی وادی میں جا چکے ہیں مگر ہم اور ہمارے حکمران اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر ایک دوسرے کے خلاف ہی نبرد آزما ہیں۔ مبارکہ میں ہے

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ (۴۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیں انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں ان میں سے (ایک یہ تھی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت اس وقت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں باہم جنگ آزما ہوں گی۔ ان دونوں کے درمیان بڑی قتل وغارتگری ہو گی جبکہ دونوں ایک ہی (بات یعنی حق کی نصرت کا) دعویٰ کرتے ہوں گے"

اگر مسلمان دنیا میں عزت وامن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو انہیں فشار کو ختم کر کے اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کرنا ہو گا اور عالم کفر کے مقابلہ میں عالم اسلام کو ایک آپ کی تشکیل میں اکٹھا ہونا ہو گا اسی میں سب کی بقاوسلامتی اور تعمیر وترقی کا راز مضمر ہے۔

امیر کی اطاعت:

شریعت نے مسلمانوں کے اتحاد کو قائم رکھنے کا حکم دیا اور اس کے لیے اصول وضوابط بتائے ان اصولوں میں سب سے اہم بات ہے اپنے حاکم کی اطاعت کرنا۔ کسی بھی گھر یا شہر کے اتحاد کو قائم رکھنے کے لیے وہاں کے حاکم لیڈر کی اطاعت کرنا ضروری ہوتی ہے۔ اگر حاکم وقت کی اطاعت ہی نہ کی جائے تو اتفاق واتحاد کی بجائے اختلافات جنم لیتے ہیں امیر کی اطاعت کے بارے میں ارشاد نبوی ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ""مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً(۴۳)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسند بات دیکھے تو صبر کرے (خلیفہ) کی اطاعت سے اگر کوئی بالشت بھر بھی باہر نکلا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی"

ہمارے لیے ہر حال میں امیر کے رؤف کام میں اطاعت ضروری اور واجب ہے خلاف شریعت کام کہے تو ان کی اطاعت نہیں کریں گے بلکہ شریعت کی رو سے انہیں سمجھائیں گے۔ شریعت کے احکامات کے مطابق حاکم وقت کے کسی بھی غلط فیصلے یا ظلم وجبر نہ ہی اس کے خلاف بغاوت کی جائے گی اور نہ ہی کفر کے فتوے لگائے جائیں گے۔ کی اطاعت اس وقت کی جائے گی جب تک کہ وہ کا ارتکاب نہیں کرتے۔

قرض کا فتنہ:

موجودہ فتنوں میں ایک بڑا فتنہ قرض کا ہے۔ جس میں ہر خاص وعام بڑی تیزی سے پھیلتے جا رہے ہیں شریعت میں قرض لینا جائز ہے لیکن مستحسن نہیں کیونکہ اس میں رسوائی کا خطرہ ہے۔ انسان کو گناہ کی راہ دکھاتا ہے اور بات کو کفر تک لے جاتا ہے لہذا انسان کو پوری کوشش کرنی چاہیے کہ اسے کسی بھی طرح کی قرضہ نہ لینا پڑے۔ اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے قرض کے بارے ہے۔

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ: ""اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ، فَكَذَبَ، وَوَعَدَ، فَأَخْلَفَ(۴۴)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے ’’اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ قرض سے اتنی پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔"

قرض کفر کے برابر ہے کیونکہ اکثر مقروض جھوٹ بولنے اور وعدہ خلافی کرنے کا مرتکب ہو جاتا ہے بعض لوگ فقر کے باعث قرض لیتے ہیں۔ اور انسان کا فقر قریب ہے کہ اسے کفر تک پہنچا دے۔ سول نے شدید ضرورت کے بغیر قرض لینے کی سخت ممانعت فرمائی ہے اسلامی تعلیمات سے اتنے دور ہو گئے ہیں کہ کشادگی و خوشحالی کے باوجود قرض لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے چاہے اس میں سود ہی کیوں نہ شامل ہو مسلمانوں کو چاہیے کہ قرض لینے سے بچیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تاکہ اپنی آخرت برباد ہونے سے بچا سکیں۔

قتل وغارت کا فتنہ:

اسلام تمام انسانیت کے لئے رحیم کا مذہب ہے اسلام ہر قسم کے جبر وتشدد اور دہشت گردی کی سختی سے مذمت کرتا ہے یہ جبر وظلم دھوکہ دہی فتنوں فساد اور قتل وغارت گری کو بدترین گناہ اور جرائم میں شمار کرتا ہے عام بے گناہوں کے قتل کے خلاف ہے لیکن قرضے کی آمد قتل وغارت کا بہت بڑا فتنہ برپا ہو گا جس کا ذکر حدیث مبارکہ میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ(۴۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔‘‘

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّهُ هُوَ ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ (۴۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زمانہ سمٹ جائے گا، علم کم ہو جائے گا، فتنے رونما ہوں گے، لوگوں پر بخیلی ڈال دی جائے گی، اور «ہرج» کثرت سے ہو گا آپ سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قتل، قتل"۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.7.No.4 2024

قربِ قیامت کے فتنوں میں ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ قتل وغارت عام ہو جاۓ گا، قتل ہونے والے کو اس بات کا علم نہیں ہوگا کہ وہ کس جرم کی پاداش میں مارا گیا۔بے گناہ لوگ کثرت سے مارے جائیں گے.

زندگی اور موت کا فتنہ:

ان اشرف المخلوقات ہے اللہ نے اسے زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا یہ انسانوں کے اعمال وافعال کی آزمائش کے لئے ان کو دنیاوی مشقت، دکھ سکھ، خوشی غمی، مال و دولت سے نوازا۔ لیکن کمزور عقائد والے دنیا کی تکالیف سے گھبرا کر دنیاوی زندگی سے تنگ آجاتے ہیں اور موت کی تمنا کرنے لگتے ہیں حدیث مبارکہ میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ(۴۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے«اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر، ومن عذاب النار، ومن فتنة المحيا والممات، ومن فتنة المسيح الدجال» ”اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کانے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں“

دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے، دنیا ایک آزمائش گاہ ہے جس میں دکھ درد کے انبار ہیں، جس سے تنگ آکر انسان موت کی تمنا کرنے لگتا ہے۔اس لیے اللہ کے نبی ﷺ نے زندگی اور موت کے اس فتنہ سے پناہ مانگی اور امتِ مسلمہ کو دعا سکھائی۔

فتنہ پر کلام کی حکمتیں:

فتنہ پر اس قدر تفصیل سے اس لیے گفتگو کی گئی ہے تاکہ بعض فتنوں کو جاننے سے ان سے حفاظت کا سامان کیا جا سکے۔فتنے دو قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو اختیاری ہیں جن سے بچنا انسان کے بس میں ہے، جیسا کہ فحش و تفحش کا فتنہ، ظاہر ہے یہ اختیاری فتنہ ہے اور جو اختیاری ہو اس میں فعل و ترک کی دونوں جہتیں اختیاری ہیں اس قسم کے فتنوں کا جاننا ان سے حفاظت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ دوسری قسم کے فتنے غیر اختیاری ہیں۔ جیسے فتنہ دجّال اور دریائے فرات میں سونے کا پہاڑ ظاہر ہونا اور اس کے حصول کے لیے ہر ملک کا قتل وغارت پر اتر آنا۔اس قسم کے فتنوں سے آگاہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان ان سے واقف ہو جائے اور ان سے بچنا انسان کے لیے آسان ہو سکے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ انسان کے اختیار میں نہیں کہ وہ اس فتنہ کو روک سکے لیکن یہ ضرور کر سکتا ہے کہ اس کے شر سے حفاظت کا سامان کر سکے۔

علامہ سفارینی نے فرمایا:

"مما ىنبغى لكل عالم ان يبث أحاديث الرجال بين الاولاد والنساء والرجال، فينبغى لكل عالم ولا سيما فى زماننا هذا الذى اشرأيت فيه الفتن و كثرت فيه المحن و الذرست فيه معالم السنن وصارت السنة فيه كالبرع و البرعة شرع يتبع ولاحول ولاقوّة الا باالله العلى العظيم"(۴۸)

"ہر عالم پر ضروری ہے کہ وہ دجّال کے سلسلے کی احادیث کو بچوں، مردوں، عورتوں سب کے درمیان پھیلائے خصوصاً ہمارے زمانے میں، جس میں فتنوں کی بھرمار اور ابتلاؤں کی کثرت ہے اور سنت و شریعت کے راستے مٹ گئے ہیں"

فتنوں سے آگاہ کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اہلِ امت میں ان اختیاری فتنوں کے در آنے سے امت کو متنبہ کرتے رہیں اور اصلاحِ احوال کی کوشش کی جائے۔ایک وجہ ان فتنوں کے بیان کرنے کی یہ بھی ہے کہ، کیونکہ فتنے علاماتِ قیامت میں سے ہیں ان کے بیان کرنے سے یہ علم ہوگا کہ قیامت قریب ترین ہوتی جارہی ہے اور جتنی فتنوں کی کثرت ہوگی، اسی قدر قیامت کی قربت کی طرف اشارہ ملتا جائے گا۔اس سے انسان کو قیامت و آخرت کے دن کے لیے تیاری اور ایمان و اعمال میں چستی اور دل میں نیکی و اطاعت کے لیے بیداری کا جذبہ پیدا ہوگا۔

علامہ ابنِ حجر اس بارے بیان کرتے ہیں کہ :

"الحكمة فه تقدم الاشراط ايقاط الغافلين و حثهم على التوبه والاستعداد"(۴۹)

"یعنی علامات کے مقدم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ غفلت زدہ لوگوں کو بیدار کیا جائے اور ان کو توبہ اور آخرت کے لیے تیاری پر ابھارا جائے"

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.7.No.4 2024

فتنے بیان کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مخلص کو غیر مخلص سے جدا کیا جائے کہ کون ایمان میں کھرا اترتا ہے اور کون کھوٹا جیسے سونے کو آگ میں جلا کر کھرا کھوٹا معلوم کیا جاتا ہے۔

غرض یہ کہ مختلف وجوہات سے آپ ﷺ نے براہِ راست شفقت و مہربانی امت کو ان فتنوں سے واقف کر دیا تاکہ ان سے بچا جا سکے۔ فتنہ ہر شخص کے لیے نقصان دہ ہیں، جس طرح آگ میل کو بھسم کر کے سونے کو نکھارتی ہے اسی طرح فتنے مومنوں کی پرواز بڑھاتے ہیں ان کے لیے فتنوں میں بھی خیر کا پہلو ہوتا ہے۔

"فتنہ" کے اسباب

قرآنِ قریم اللہ تعالیٰ کی آخری عظیم ترین نعمت ہے جو انسانوں کو دی گی۔ قرآن کریم انسانوں کو اعلیٰ ترین سطح پر پہنچانے کا ضامن ہے اور قوموں کی سربلندی اور حکومتوں کی عزت و محب کا بہترین ذریعہ ہے، اسلامی ممالک میں جو آج کل فتنے رونما ہو رہے ہیں ان کا اصلی سبب قرآن کریم کی تعلیمات سے انحراف وا اعراض ہے۔ دنیا فتنوں کی آماجگاہ ہے نبی ﷺ نے فتنہ کے بارے فرمایا:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ، وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ، وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ"(٥٠)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کے بارے میں فرمایا: ”اس وقت تم اپنی کمانیں توڑ ڈالو، کمانوں کی تانت کاٹ ڈالو، اپنے گھروں کے اندر چھپے بیٹھے رہو اور آدم کے بیٹے (ہابیل) کے مانند ہو جاؤ"

فتنہ کا سبب مال و اولاد:

ارشادِ باری ہے کہ:

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (٥١)

ترجمہ: "تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہی ہیں، اور اللہ کی بارگاہ میں بہت بڑا اجر ہے"

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کی وہ اپنے بندوں کو ایسے محبت کرتا ہے جیسے والدین اپنے بچّوں سے، والدین کی محبت اپنی اولاد کے لیے اللہ کی دی ہوئی ہے تو جو رب انسان کی محبت دوسرے کے لیے اتنی ڈال سکتا ہے تو وہ خود اپنے بندے سے کتنی محبت کرتا ہوگا۔ اللہ پاک کی محبت ہی ہے جس نے اپنے بندوں کو ہر نفع نقصان سے باخبر کر دیا۔

وہ نقصان دہ چیزیں جو انسان کے لیے نقصان دہ بن سکتی ہیں وہ مال و اولاد ہیں۔ مال و اولاد کی محبت انسان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور یہ محبت ہی ہے جس میں انسان خود کو قید کر کے ہر جائز و ناجائز کام کرنے کو تیار ہو جاتا ہے یہ ہی انسان کے لیے فتنہ کا سبب بنتے ہیں۔

اگر انسان میں شہرت کی حوس پیدا ہو جائے تو یہ انسان کو ہلاک کر دیتی ہے دوسروں میں نام پیدا کرنے کی حوس اور برتر ہونے کے لیے دوسروں کے حقوق سلب کرنے لگتا ہے اور خود سے کمزور پر ظلم کرتا ہے اس طرح غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے، اسی طرح فتنہ میں پڑھ جاتا ہے۔

حدیثِ نبوی ﷺ میں ہے:

كعب بن عياض قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: إن لكل امة فتنة وفتنة امتي المال (٥٢)

نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہر امت کی آزمائش کسی نہ کسی چیز میں ہے اور میری امت کی آزمائش مال میں ہے“

کلمہ کفر:

فتنہ کفر مسلمانوں میں اتنا بڑھ گیا ہے کہا آج کا کلمہ گو مسلمان شرک کی دلدل میں چکا ہے اور وہ خود کو پکا سچا موحد سمجھتا ہے، ایک دوسرے پر کافر کا فتوی لگانا عام بات ہو گئ ہے۔ حضرت عمر کے دوت میں فتنوں کا دروازہ بند ہو گیا کیونکہ آپ اس معاملے میں بہت سخت تھے۔ ایک درخت جس کے نیچے آپ ﷺ بیٹھا کرتے تھے لوگوں نے عقیدت کی جگہ بنانا چاہی آپؓ نے فوراً اس کو کٹوا دیا۔

اتحاد و اتفاق کا چھوڑنا:

آج اتحاد و اتفاق کی دھجیاں بکھر گئی ہیں۔اس قوم کا ایک الہٰی،ایک رسول،ایک کتاب ہے سب ایک کلمہ پڑھنے والے ہیں اس کے باوجود الگ الگ ہیں،دلوں میں نفرتیں ہیں اور بکھرے پڑے ہیں۔ جبکہ مختلف الہٰ کو ماننے والے غیر مسلم ،یکجا ہو کر سیسہ پلائی دیوار بن گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلمان انتشار کے فتنہ میں مبتلا ہیں اور پریشان حال ہیں اور کلمہ کفر پڑھنے والے وں نے سازشوں سے مسلمانوں کوایک دوسرے کے خلاف کر دیا اور وہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کے درپہ ہیں۔ واعتصِموا بِحبل اللہ کی تعلیم دینے والے نبی کی امت آج فتنہ میں مبتلا ہے اور امت کا شیرازہ بکھرا پڑا ہے۔

دنیا سے محبت اور آخرت سے بے رغبتی:

دنیا آزمائش کی جگہ ہے دنیا جمع کرنے کی محبت آخرت سے غافل اور دنیاوی مال و دولت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لینے کی حرص انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے،آج دین دار لوگ بھی اس فتنہ سے دوچار ہیں۔حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَانِيًا، وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ "(۵۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اگر آدمی کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو اسے ایک تیسری وادی کی خواہش ہو گی اور اس کا پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرے گا سوائے مٹی سے۔اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس سے توبہ کرے‘‘

انسان کو حلال و حرام کی کوئی پرواہ نہیں بس دنیا کی فکر میں پڑا ہے۔

امر بالمعروف وَنہی عَنِ المنکر کو چھوڑنا:

آج فتنوں کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کا ہم لوگوں کو خیر خواہی اور نیک کاموں کی اعوت نہیں دیتے اور برائی کو ہوتے ہوئے سامنے دیکھنے کے باوجود اس کو بڑھ کر نہیں روکتے۔یہی وجہ ہے کہ دنیا میں فتنوں کی بارش برس رہی ہے۔یہی وہ وجہ ہے جس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوا:

وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً(۵۴)

ترجمہ "اگر ہم اپنے سامنے بُرائی ہوتے دیکھیں اور طاقت کے باوجود اس کی روک تھام کے لیے کوئی اقدام نہ کریں تو بُرائی کرنے والے کے ساتھ سب ہلاک ہوں گے"

قطع رحمی:

صلہ رحمی ایک معاشرت ہے۔آپس کی ناراضگیاں اور رشتوں کو کاٹنا اور صلہ رحمی کے راستے چھوڑنا اور پامال کرنے کی کوشش کرنا معاشرے کے خاتمہ کا سبب بنتے ہیں۔موجودہ دور میں یہ بہت بڑا فتنہ ہے جو گھروں، قبیلوں اور ملکوں کو جدا کر رہا ہے۔

گمراہ کرنے والے قائد:

فتنہ کا ایک بہت بڑا سبب جاہل قائد بھی ہیں جو عوام الناس کو غلط راہ کی طرف چلا رہے ہیں۔الحاد کی آگ بھڑکائی گی ہے اور عورتوں میں آزادی کے نام پر انہیں بے راہ روی اختیار کرنے کی طرف نائل کیا جا رہا ہے اس طرح مختلف فتنوں کی راہ ہموار ہو رہی ہے،جو معاشرے کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔

خلاصہ کلام

یہ باب "الفتنہ " کے مفاہیم سے موسوم ہے۔اس باب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فصل اول الفتنہ کے لغوی واصطلاحی مفہوم پر مشتمل ہے،لغوی واصطلاحی مفہوم میں الفتنہ کے لغوی معنی کو مستند لغات میں تلاش کیا گیا ہے اور الفتنہ کے معنی کے بارے آئمہ لغات کے نقطہ نظر کو بیان کیا گیا ہے،اور ساتھ ہی الفتنہ کے لغوی واصلاحی معنی کو فقہی اعتبار سے بھی واضح کیا گیا ہے۔

فصل دوم میں الفتنہ کا اطلاق قرآن میں جن معنی میں ہوا ہے ان معنی کو قرآنی آیات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پھر احادیث میں جن فتنوں کا ذکر ہوا ہے جو قربِ قیامت وقوع پذیر ہوں گے جن کی دلدل میں ہر انسان پھنسے گا ان فتنوں میں عورت کا فتنہ ،فتنہ قبر، قلب انسانی پر فتنوں کی یلغار،امیر کی اطاعت کا فتنہ وغیرہ کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔اس کے ساتھ ہی فتنہ کے اسباب بھی بیان کیے ہیں کہ کس سبب سے انسان فتنہ میں پڑ جاتا ہے۔مال و دولت کی فراوانی انسان کو آلائشوں کی طرف لے جاتی ہے یہاں تک کہ انسان کفر میں جا پڑتا ہے۔کچھ گمراہ قائد انسان کو غلط سمت کی طرف لے جاتے ہیں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.7.No.4 2024

۔اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے سے بھی بہت سے فتنے جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ فتنہ کے ان تمام اسباب کا خاتمہ کر کے انسان کو صراط مستقیم کی طرف گامزن کرنا بہت ضروری ہے، تاکہ وہ فتنہ کے ضرر سے خود کو محفوظ رکھ سکے۔

حوالہ جات

1. ابن منظور، ابوالفضل جمال الدین الافریقی، (۱۴۱۴ھ) لسان العرب، بیروت، الناشر: دار الصادر، ج:۸، ص:۳۵۷۔
2. قاسمی کیرانوی، وحید الزمان، القاموس الجدید، لاہور، در العلوم دیوبند، ناشر: ادارہ اسلامیات، ص:۶۸۵
3. سجاد میر ٹھی، قاضی زین العابدین، بیان اللسان، کراچی، در الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ، ادارۃ القرآن پرنٹنگ پریس کراچی، ص:۵۹۹
4. خلیل البحر، معجم موسوعی للجمیع، میرزمی العربیہ، باریس، مکتبہ لاروس ۱۷ اشارع مونپارناس، ص:۸۹۷
5. نور الحسن، مولوی، نور اللغات، راولپنڈی، نیشنل بک فاؤنڈیشن نیلاب پرنٹر ص:۷۸۶۔
6. اسحاق جلالپوری، محمد، درسی اردو لغت، (۲۰۰۱ء) ایس ٹی پرنٹر، ناشر: پروفیسر فتح محمد، ملک صدر نشین، ص:۹۸۹
7. زین العابدین، قاضی سجاد میر ٹھی، قاموس القرآن، ناشر: درالاشاعت کراچی مقابل مولوی مسافر خانہ، ص:۳۹۲
8. قاسمی کیرانوی، وحید الزمان، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، پبلشر بک سیلرز، ص:۱۲۰۳۔
9. سید احمد، مولوی دیلو ی، فرہنگ آصفیہ، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، پبلشر نیاز احمد، احمد، ج:۳، ص:۳۲۵۔
10. حسین بن محمد، الرامغانی، قاموس القرآن اور اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم، بیروت، درالعلم للملاییں، درالکتاب، ص:۳۴۷۔
11. رواس، قلعہ جی، لغۃ الفقہاء، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، ص:۳۳۹۔
12. ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی بن محمد الکتانی، فتح الباری شرح صحیح بخاری، القاہرہ، ناشر: المطبعۃ المکتبہ السلفیہ ومکتبتھا، ج:۱۳، ص:۳۔
13. اصفہانی، امام راغب، (۴۱۲ھ) المفردات اُلفاظ القُرآن، دمشق درالقلم للطباعۃ والنشر والتوزیع، ص ۶۲۳۔
14. مناوی، زین الڈین محمد القاہری، (۱۴۱۰ھ)، التوقیف علی مھمات التعاریف، القاہرہ، الناشر: عالم الکتب ۳۸ عبالخالق ثروت، ص:۲۵۶۔
15. مطہری، مرتضی، (۱۳۷۷ھ)، آشنائی باقرآن، انشارات صدرا، ج:۷، ص:۲۰۴۔
16. الازہری، محمد کرم شاہ، (۱۹۹۹ء) ضیاء القرآن، لاہور، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ج:۷، ص:۱۳۳۔
17. زین العابدین، قاضی سجاد میر ٹھی، قاموس القرآن، ناشر: درالاشاعت کراچی مقابل مولوی مسافر خانہ، ص:۳۹۲۔
18. ابن فارس، زکریا ابوالحسین، (۱۳۹۹ھ) معجم مقاییس اللغۃ، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوریخ، ج:۴، ص:۴۳۴۔
19. الجرجانی، الحسینی، (۷۴۰۔۸۱۶ھ) التعریفات، بیروت، عالم الکتب للطباعۃ والنشر والتوزیع، ص:۲۱۲۔
20. شفیع، محمد، (۲۰۰۴ء)، معارف القرآن، کارچی، ادارہ المعارف، ج:۴، ص:۲۱۴۔
21. الانفال، ۸:۲۵۔
22. ترمذی، الجامع، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الامر بالمعروف ونہی عن المنکر، ۴:۴۶۸، رقم الحدیث:۲۱۶۹۔
23. العنکبوت، ۲۹:۲۔
24. البقرہ، ۲:۱۹۳۔
25. التوبہ، ۹:۴۸۔
26. الحدید، ۵۷:۱۴۔
27. المائدہ، ۵:۴۱۔
28. الانفال، ۷۳:۸۔
29. یونس، ۸۵:۱۰۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.7.No.4 2024

30. القلم،٦٨:٦

31. امجدی، محمد شریف الحق، نذھۃالقاری شرح صحیح بخاری، کتاب الفتن، ج:۵، ص:۸۶۱۔

32. مسلم،الصحیح، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب نزول الفتن کمواقع القطر، ۴: ۲۲۱۱، رقم:۲۸۸۶۔

33. ترمذی،الجامع، کتاب الفتن، باب: ماجاء ستکون فتن کقطع اللیل المظلم، کتاب الفتن، ۴:۴۶۸، رقم الحدیث : ۲۱۹۶۔

34. مسلم،الصحیح، کتاب کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب نزول الفتن کمواقع القطر، ۴: ۲۲۱۱، رقم:۲۸۸۶۔

35. ترمذی،الجامع، کتاب الذھد، باب ماجاء فی الذکر الموت، ۴:۵۵۳، رقم الحدیث: ۲۳۰۸۔

36. بخاری،الصحیح، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتی یغبط أھل القبور، ۶:۲۶۰۴، رقم:۶۶۹۸۔

37. ابوداؤد، سنن، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستعاذہ، ۹۰: ۲، رقم الحدیث: ۱۵۳۹۔

38. ابن ماجہ،السنن، کتاب الأدب، باب عذاب القبر، ۲:۱۲۶۳، رقم:۳۸۴۴۔

39. مسلم،الصحیح، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها، ۱: ۱۲، رقم:۶

40. بخاری،الصحیح، کتاب الصوم، باب الصوم کفارۃ، ۲: ۶۷۰، رقم:۱۷۹۶۔

41. ترمذی،الجامع، کتاب الذھد، باب منہ، ۴:۵۶۵، رقم الحدیث: ۲۳۲۸۔

42. بخاری،الصحیح، کتاب الفتن، باب خروج النار وقال أنس قال النبيa أول أشراط الساعة نار تحشر الناس من المشرق إلى المغرب، ۲۶۰۵:۶، رقم:۶۷۰۴۔

43. بخاری،الصحیح، کتاب الفتن، باب قول النبي □ ستروں بعدي أمورا تنكرونها، ۶: ۲۵۸۸، رقم:۶۶۴۵۔

44. بخاری،الصحیح، کتاب الاستقراض وأداء الدیون والحجر والتفلیس، باب من استعاذ من الدین، ۲ ۸۴۴، رقم:۲۲۶۷۔

45. ترمذی،الجامع، کتاب الفتن، باب ماجاء کیف یکون الرجل فی الفتنۃ، ۴:۴۹۰، رقم:۲۲۰۴۔

46. ابوداؤد،السنن، کتاب الترجل، باب ذکر الفتن ودلائلھا، ۴: ۹۸، رقم:۴۲۵۵۔

47. بخاری،الصحیح، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، ۱: ۴۶۳، رقم:۱۳۱۱۔

48. سفارینی، علامہ محمد بن احمد الاثری الحنبلی، (۱۴۰۲ھ)، لوامع الانوار البهية و سواطع الاسرار الاثرية لشرح المضية فى الفرقية المرفية، دمشق، والناشر: مؤسسۃ الخافقین، ج:۳، ص:۱۰۶

49. ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی بن محمد الکتانی، فتح الباری شرح صحیح بخاری، القاہرہ، ناشر: المطبعة المكتبه السلفيه و مكتبتها، ج:۱۱، ص:۳۵۰۔

50. ترمذی،الجامع، کتاب الفتن، باب ماجاء فی اتخاذ سیف من خشب فی الفتنۃ، ۴:۴۹۰، ۲۲۰۴۔

51. القرآن ۶۴:۱۵۔

52. ترمذی،الجامع، کتاب الذھد، باب ماجاء أن فتنۃ ھذہ الأمۃ فی المال، ۴:۵۶۹، رقم:۲۳۳۶۔

53. ترمذی،الجامع، کتاب الذھد، باب ماجاء لو کان لا ابن آدم وادیان من مال لابتغی ثالثا، ۴:۵۶۹، رقم:۲۳۳۷۔

54. الانفال، ۸:۲۵۔